لالہ صحرائی

کعبۃ اللہ

یہ مکہ مکرمہ ہے اور یہ حرم پاک ہے‘ جہاں میں اس وقت بیٹھا یہ سطور لکھ رہا ہوں‘ کعبۃ اللہ میرے سامنے ہے اور اس کے سیاہ غلاف پر کوندتی ہوئی تجلّیاں میری آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہیں۔ انہی تجلّیوں کے پروانے اس کے گرد دیوانہ وار گھوم رہے ہیں ......گھوم رہے ہیں‘ اور دُنیا کی ابلیسی طاقتوں کو چکر دے رہے ہیں......وہ طاقتیں جو اپنے اُستادِ ازل شیطان کے احکام کے تحت اُمّتِ مُسلمہ کو اپنے سامنے سرنگوں دیکھنے کے لئے شب و روز کے ہر لمحے، تدبیریں سوچنے، منصوبے بنانے اور ان منصوبوں کو کھلے اور چھپے طریقوں سے رُوبہ عمل لانے میں مصروف رہتی ہیں، اُمّتِ مُسلمہ کے اس مرکزِ عمل، کعبۃ اللہ کی اعجاز آفرینی کے سامنے سر بزانو ہیں۔

یہ اسی مرکزِ ثقل، کعبۃ اللہ کی اعجاز آفرینی اور کرشمہ سازی ہے کہ اُمتِ مُسلمہ رہِ حیات میں گاہ بگاہ بھٹک تو جاتی ہے لیکن اپنے مدار سے نہیں ہٹتی۔ کعبۃ اللہ اپنی بے پناہ قوّتِ جذب وکشش سے اُسے اپنی طرف کھینچ ہی لاتا ہے۔ خلق کے راندے ہوئے اور دُنیا کے ٹھکرائے ہوئے افرادِ ملت‘ اِسی کے سائے میں آکر آسودگی حاصل کرتے ہیں اور وہ سکونِ قلب پاتے ہیں‘ جس کی خاطر اللہ کے باغی ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں، اربوں روپے خرچ کر ڈالتے ہیں، لیکن یہ نعمت بہر حال اُن سے اُتنی ہی دُور رہتی ہے جتنا زمین سے آسمان۔

ہاں تو قارئین، میں کہ جو گناہوں کی تپش سے جھلسا ہوا تھا اور میں کہ جس کے دماغ میں وسوسوں اور اضطراب کا ایک پورا خارزار اُگا ہوا تھا اور میں کہ جس کے دل میں مکروہاتِ دُنیا سے محبت کی وحشت سامانیاں رقص کُناں تھیں اور میں کہ تنگی کا اضطراب جسے سالہا سال سے ایک سراب سے دوسرے سراب تک نامُرادی کے سفر میں سرگرداں رکھتا تھا......آج حرم پاک میں موجود ہوں اور سچے سکونِ قلب کی سرمدی نعمت سے ہمکنار ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اپنے گھر سے بڑھ کر کوئی پُرسکون گوشۂ عافیت مجھے دنیا میں میسّر آ گیا ہے، دل میں کسی وسوسے کا کانٹا ہے نہ کسی پریشانی کا خرخشہ، دُنیا کی کسی نعمت کی آرزو نہ آسائش کی تمنا۔ روح میں گناہوں کی تپش اور جلن پر بھی ٹھنڈک سی پڑ گئی ہے کہ:

دل کے ویرانے میں جو خیر بسا دیتا ہے
حبسِ عصیاں میں وہ بخشش کی ہوا دیتا ہے

☆☆☆